نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی | قیمت سالیانہ مع محصول للعہ

نمبر ۳۱ جلد ۴ | لودیانہ ۳ اگست ۱۸۷۶ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

غزل ×

بلبلا مژدہ۔ کہ سرسبز گلستاں ہوگا ... رونق افزائے چمن وہ گل خنداں ہوگا

نخل امید بر ہوگا ترا ای ماہ بم ... رشک گلزار ترا کلبۂ احزاں ہوگا

عندلیبان نواسنج چمن ہونگے مست ... اور ہر اک مرغ خوش الحان غزلخواں ہوگا

جمع ہر طرف سے ہوئیں گے یہاں مرغ چمن ... گل رعنا کو ہر اک دیکھ کے حیراں ہوگا

باغ عالم میں خزاں آگئی گناہوں کے سبب ... فیض اسکے سے یہہ پھر روضۂ رضواں ہوگا

کفر اور کذب کی شب کا ہے نام ونشاں ... ایسا خورشید صداقت کا درخشاں ہوگا

جسکے دیدار کے مشتاق تھے آدم حوا۔ ... ابن اللہ ہے ترے پیدا وہ جہاں ہوگا

حق نے داؤد سے جسکا کہ کیا تھا وعدہ ... تخت اور تاج کا وارث وہ سلیماں ہوگا

نام کھیگی یسوع اسکا تو ور ای خاتون۔ ... کہ بچائیگا جہاں۔ آپ وہ قرباں ہوگا

کہ صلیب اوپر اسے قتل کرینگے ظالم۔ ... فدیۂ اہل جہاں شاہ شہیداں ہوگا

اترے گی روح خدا تجھہ پہ کریگی سایہ ... تجھ سے پیدا پسر ایزد سبحاں ہوگا

مومن اس شیر کے ہوئیں گے بہادر صفدر ... کوئی شیطان سے ترساں نہ ہراساں ہوگا

نور افشاں

ایک مدت سے شملہ سے خبر آتی رہی کہ لاٹ لٹن صاحب کشور ہند کی صحت نہ تھی لیکن اب بجنہ خبر آئی ہی کہ اگرچہ صاحب موصوف کی طبیعت بدانہ نازک ہی تو بھی تندرستی ہوتی ہی کہتے ہیں کہ صاحب رات دن اس شغل میں محنت کرتے ہیں کہ ہندوستان کے حال اور احوال سے خوب واقفیت ہو جائے تاکہ انتظام ملک مناسب طور سے کیا جاوے جب ایسی حالت اُن سلطانوں اور بادشاہوں کے حال سے مقابلہ کرتے ہیں جو اندن اپنے وقت زنان خانہ اور واہیات کھیل تماشا میں صرف کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہی کہ سلطنت کی ترقی یا تنزل ہونیکا ایک خاص سبب یہہ ہی کہ بادشاہ وقت اپنی رعایوں کی بہتری اور آسودگی میں مشتاق ہوں یا اپنے عیش عشرت کے فکر مند ✽

جب کسی سلطنت کی بابت ایسی خبر آتی جیسے مدت سے استنبول سے آتی رہی ہے تو بیشک معنی ہے کہ سکتے کہ وہ سلطنت تنزل پذیر ہے اور جب برعکس سکے ایسی خبر جیسی کہ ہمارا حاکم لارڈ لٹن صاحب کشور ہند کی بابت آتی ہے تو یہ تسلی ملتی کہ ہماری گورنمنٹ ان رعیتوں کی بہتری اور بہبودی کیجاتی اور اسی سبب سے سلطنت قایم ہے اور زیادہ قایم ہوتی جاتی ہے +

—سچ ہے کہ جس سلطنت کی بنیاد راستبازی و نیکی پر ڈالی نہیں جاتی ہرگز قایم نہیں ہو سکتی +

جو لوگ دعا کرتے ہیں کہ سلطنت استنبول قایم رہے تو پہلے اس لئے دعا کرنی چاہئے کہ وہ راست و نیک بنے اور جتنی تجویزیں دربابت تہذیب سلطنت استنبول ہو رہی ہیں گر اس اصول کے موجب نہو تو باطل اور بے فایدہ ہونگی۔ تار برقی سے خبر آئی ہے کہ سلطان مراد افندی اس جہان فانی سے رحلت کر گئے کئی دنوں سے خبر تھی کہ نہایت بیمار ہیں اُن کے بیمار ہونے اور مرجانیکا مفصل حال ابتک معلوم نہیں ہفتہ آئندہ دیکھا جائیگا +

سرویا والوں کی لڑائی کی بابت پچھلے ہفتہ کی تار برقی سے معلوم ہوا ہے کہ سرویا والوں کا لشکر شکست کھا کر سرویا کی حدوں کے اندر لوٹ آیا اسی سے یقین آتا ہے کہ اگر کوئی اور سلطنت اُن کی مدد نہ کرے جلد مغلوب ہونگے اُنکی اُمید کہ اہل روسیا ہماری مدد کرینگے سو باطل ٹھہری کیونکہ وہ حکم شاہنشاہ جارلس کا کہ لشکر لڑائی کیواسطے تیار ہو منسوخ ہوا جس سے یہہ بات آشکارہ ہو کہ اہل جرمنی نے جنہیں وہ تکیہ کرتا لڑائی سے منع کیا ہوگا۔ اب دیکھنا ہے کہ سلطنت روس و آسٹریا صلح کیلئے کیا تجویز فرماوینگے +

خوشی کی خبر ہے کہ چاندی کی قیمت جو نہایت سے ارزاں ہوگئی تھی جسکے سبب سے بڑے بڑے امیر فقیر بنتے جاتے تھے پھر گراں ہونے لگا ہے +

شمالی مشرق سے خوشی کی خبر آئی ہے کہ مہاراجہ بنارس اور ریسان کے کئی شخاص تجویز کر رہے ہیں کہ واقعہ کلکتہ

سر ولیم میور صاحب سابق لفٹنٹ گورنر شمال مشرق کی یادگاری کے لئے ایک ستون بنایا جاوے۔ یہہ ستون صاحب موصوف کی اُس محبت اور خیرخواہی کا جو اُنہوں نے اہل ہند کی طرف ہمیشہ ظاہر کی ایک نشان ہوگا اور علاوہ اُس شکرگذاری کا جو اہل ہند صاحب موصوف کی نسبت اپنے دل میں رکھتے ہیں ایک یادگار ہوگا یقین ہے کہ زمانہ آیندہ میں جب زمانہ حال کی تواریخ لکھی جائیگی تو اُن حاکموں کو زیادہ عزت اور تعریف کیجاویگی جو مثل صاحب موصوف مہربانی و نیکی کے سبب مشہور ہوئے بڑے بڑے سپہ سالار و زبردست بہادروں کی شہرت نیست و نابود ہوجاوے لیکن ایسے نیک حاکموں کی یادگاری لوح دل پر نقش رہیگی +

زمانہ حال نئی ایجادوں کے سبب سے مشہور ہوا ان ایجادوں میں سے ایک وہ ایجاد کہ جس سے آدمی سمندر کے بیچ جاکے کئی گھنٹے تک حفاظت سے رہ سکے ایک بڑی عجائب سمجھی گئی لیکن اب یہ خبر آئی ہے کہ کپتان اہل سٹرام باشندہ ملک سویڈن نے ایسی ایک پوشاک ایجاد کی کہ جس سے آدمی آگ میں حفاظت سے رہ سکتے ہیں۔ مقام سہلیسا میں اس پوشاک کی آزمایش اسطرح کی گئی کہ چار ڈھیر لکڑی کے ایسے نزدیک لگائے گئے کہ صرف ایک آدمی اُن کے درمیان بیٹھ سکے بعد اسکے چھلکا لکڑیکے مٹی کے تیل میں بھگو کے ڈھیروں پر رکھدئے جب آگ لگی تو جلتی بھٹی کے موافق شعلے اُٹھے اور ایسی گرمی نکلی کہ دیکھنے والے ہٹکے دو رکھڑے ہوگئے کپتان اہل سٹرام اُس پوشاک مذکورہ کو پہن کر اُس آگ میں داخل ہو کے کبھی ایک ڈھیر پر لیٹ گئے اور کبھی جلتی لکڑیوں پر بیٹھ کر آدھ گھنٹہ اُس آگ میں رہا تو آگ سے کچھ تکلیف نپائی دوسرے دن صاحب موصوف ایک غار میں جو مہلک ہوا سے بھرا ہوا تھا اُترکر بہت دیر تک بلانقصان رہے +

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

ہندوستان کی بہبودی کے بارہ میں انگریزوں کے خیالات

کھانا کھاچکنے بعد ہاتھ مُنہ صاف کرکے باہم حقہ تمباکو پینے لگے تو وزیر علیخاں جب بختیار سے کہا کہ بھائی وہ کونسے مقولے ہیں جو اُسوقت آپ سنانے کو کہتے تھے بختیار نے سر تسلیم خم کرکے یوں کہنا شروع کیا کہ ۱۸۳۵ء میں جب سر چارلس مٹکاف صاحب بہادر ہندوستان کے گورنر جنرل ہوئے تو اُنہوں نے ملک اور اہل ملک کی ناسفتہ حالت جو تب ہی حیوانوں سے بھی بدتر تھی دیکھکر یوں فرمایا کہ انگریزی حکومت کے حقیں خواہ مضر خواہ مفید کے رو سے تحریر بھی کردوں کہ میں ہندوستان میں علم کی ترقی از بس چاہتا ہوں تاکہ اُسکے وسیلے سے بڑی وہ جہالت جو سالہا سال اس ملک پر چھایا ہوا ہے یک لخت اُٹھ جائے اور لوگ اپنے نفع نقصان کو اچھی طرح پہچاننے پر قابل ہوجاویں۔ میں اس ترقی کو اُس اُمید کی نظر سے دیکھتا ہوں جس پر انگریزی حکومت کی مضبوطی اور پایداری منحصر ہے کیونکہ یہہ ترقی یقیناً متعصب ہنگے تعصب کھو دیگی تا این کلی کے سخت خیالات کو نرم کرد کھلائیگی ہماری حکومت کے فواید کا نقش عوام کے دلوں پر خوب طرح جمائیگی رعایا کو یہ خیال فاتح و مفتوح کے حکام سے کھلا کھلی میل جول کرنے پر زیادہ کریگی اور وہ اس امر کو جو غالب و مغلوب کے درمیان ایک بھاری تفاوت کا باعث ہے بالکل نیست و نابود کردیگی یہہ نہیں کہ سکتا ہوں کہ ہمارے پروردگار کی مرضی اس ملک میں ہماری حکومت کے بارہ میں کیا ہے مگر اپنا ارادہ صاف طور پر یوں ظاہر کر سکتا ہوں کہ جب تک یہہ ملک ہمارے ہاتھ میں سپرد رہے ہمکو واجب ہے کہ سپردگی کے فرائض حتی المقدور پورے پورے ادا کریں

اور ترقی علم جسکا سبب سود مند آلہ آزادی مطبع ہی اپنے فرضوں میں کا اصل فرض سمجھیں۔ یہہ ممکن نہیں کہ پروردگار نے ہماری چھوٹی سی قوم کو جو دنیا کے اُسطرف ایک چھوٹے سے جزیرہ میں کالے کوسوں پر بستی ہو اس وسعت آباد ہندوستان میں آنے اور محض ملک کا معاملہ جمع کرکے اُسکو عملہ ملک گیری کی تنخواہوں میں صرف کرنے اور بشرط عدم کفایت علاوہ قرض کر لینے کیلئے چھوڑ رکھا ہو نہیں۔ بلکہ صاف ثابت ہو کہ ہمارا قیام یہاں پر اعلے ترین امورات کے لئے ٹھہرایا گیا ہو اور ہمارے ہاتھوں سے وہ کام نکلنے والے ہیں جو بیشتر ہندوستان کی اصلی بہبودی اور سچی بہتری منحصر ہے۔ ہمکو کوشش کرنی چاہئے کہ یورپ کے علوم و فنون اور تہذیب و شائستگی کو جہاں تک ہو سکے اس ملک میں رواج دیں اور لوگوں کی پست حالت کو ذلت کے گڑھے سے نکال کر عزت کے بلند منصب پر پہنچاویں ٭

بھائی وزیر علی جب حکمران قوم کی نیت اس قسم کی ہو اور اُسکو اپنے ذاتی عیش و عشرت سے رعایا کا آرام بڑھکر منظور ہو تو پھر کیا اُسکی کوششیں تعریف کے لائق نہیں ہیں بڑی بات یہہ ہو کہ اُس لارڈ ممدوح کے بعد بھی (خدا اُسکا اُس دنیا میں بھلا کرے) جتنے اور حکام ہندوستان کے نائب السلطنت ہو کر آئے سب کی رائے اس ملک کی نسبت ایسی ہی چلی آئی بلکہ وہ لوگ ولایت سے آتے وقت یہی ارادہ باندھ کر ہندوستان میں آتے رہے اور جاتے وقت آٹھ آٹھ آنسو روتے گئے کہ واحسرتا ہندوستان کے لوگوں نے ہمکو ہماری مرضی کے مطابق اپنی بہبودی کا انتظام کرنے نہ دیا ہمنے اُنکے واسطے بالکل بھلائی پر وہ نہ تاچے ہمنے اُن کے لئے ماتم کیا پر وہ نہوں نے چھاتی نہ پیٹی غرض ہمنے ہر طرح سے زور مارا اور بہتیرے پاپڑ بیلے پر انہوں نے ایک نہ مانا۔ تو یہہ قصور ہمارا نہیں بلکہ ہم انہیں کے ذمہ ڈالکر اپنی راہ لیتے ہیں مار مار کر کسیکو کھیر کھلائی نہیں جاتی ہمارا کام کہہ دینا تھا۔

بر رسولاں بلاغ باشد و بس ٭

ہر روشن ضمیر حسن آہنگ لارڈ ہیسٹنگ کی سچی ہمدردی اُس دلسوز کلام سے ظاہر ہو جو اُسنے اس ملک کی گئی گذری حالت پر بڑے تأسف کے ساتھ کی تھی۔ کہ افسوس ہندوستان کبھی متمول ہوتا ہوا نظر نہیں آتا اور نہ اپنی اصلی شان و شوکت جسکے لئے یہہ پہلے نازاں تھا کبھی خواب میں دیکھتا ہوا معلوم ہوتا ہو کیونکہ لڑائی جو امن کی دشمن ہو اسکے اضلاع میں ایسی گھر کر گئی ہو جیسے دودھ میں پانی اور اتفاق کے عوض نفاق اسپر کامل تسلط کئی ہوئی ہو یہی وجہ ہو اور خاص یہی کہ انگریزی شریف عہدہ دار کیا جنگی اور کیا ملکی اس ملک میں یکا یکی آنا نہیں چاہتے اور اگر آتے ہیں تو رہنا نہیں چاہتے اور اگر رہتے ہیں تو دل لگا کر کام نہیں کرتے کام یہاں کرتے ہیں تو دل اپنی ولایت میں ہو اور ہاتھ یہاں ہلاتے ہیں تو نظر وہاں ہو بلکہ اکثر اپنے بال بچوں کو ولایت میں ہی چھوڑ آتے ہیں اور جو یہاں پیدا ہوتے ہیں اُنکو بھی بغرض تعلیم وہاں ہی پہنچا دیتے ہیں حاصل یہہ کہ آپ جس طرح ہو سکے تنگ ترش گذارہ کرتے ہیں اور جو کوڑی پیسا بچ سکے سید ھا گھر کو بھیجدیتے ہیں اس وجہ سے ہندوستان کا پیسہ چپ چپاتے ولایت کو چلا جاتا ہو اور ہندیوں کو اُس پیسہ کے استعمال سے جو فائدہ ہوتا تھا وہ ہونے نہیں پاتا۔ مغلوں کے عہد میں باوجودیکہ سلطنت اُن کی کچھ ایسی بندوبست کی نہ تھی تاہم یہہ ملک خیلے سرسبز تھا گو وہ چیز جسکو عدالت کہا جاتا ہو نہ تھی نہ پولیس اور نہ محکمہ تعلیم تاہم خلقت آسودہ حال تھی اور نہایت خوش گذران وجہ صرف یہہ تھی کہ یہاں کا پیسہ یہاں ہی خرچ ہوتا تھا گنوے کی مٹی گنوے کو ہی لگ جاتی تھی اور باہر نہیں جانے پاتی تھی۔ اس بنیاد پر اُس خیرخواہ خلائق نے ہندوستانیوں کو اچھے اچھے عہدے دینے تجویز کئے تھے بایں غرض کہ جسقدر روپیہ اُنکی تنخواہوں میں بڑھایا جائیگا وہ سب کا سب اسی ملک کی بہبودی میں کام آئیگا اور غیر ملک میں جانے نہیں پائیگا صدر امین اعلے صدر الصدور منصف ڈپٹی کلکٹر ڈپٹی مجسٹریٹ وغیرہ عہدے جو ہندوستانیوں کو نصیب ہوئے ہیں وہ اُسی سخی مردکی بدولت ہیں۔ اُس کے ہم طبیعت جانشین بھی ہندوستان کی رفاہ جوئی میں کچھ کم نہیں کرتے رہے چنانچہ بعض کیا اکثر نے ہندیوں کی شجاعت اور بہادری کی داد دیکر بارہا ولایت میں لکھا کہ گو مغلوب قوم کو ہتھیار دیکر اُس سے کام لینے کی نیت باندھنا سانپ کا زہر تیز کرکے اُسکو آستین میں رکھنا ہو کیونکہ جب قابو پائیگا ڈنگ مارنے سے باز نہیں رہیگا مگر پھر بھی مناسب ہو کہ یہاں کے شریف زادوں اور خاندانیوں کو جو فی زمانا کس مپرس کی حالت میں ہیں جنگی عہدے اور معقول گذارے دیئے جاویں کیونکہ اُن کے سر پر ہاتھ رکھنے سے ممکن ہو کہ یہہ ملک کچھ کچھ اپنی اصلی حالت پر آوے اور اُسکا محاصل جیسا اب سب کا سب ولایت کو جارہا ہو کچھ اُسکے کام بھی آوے ٭

باقی آئندہ

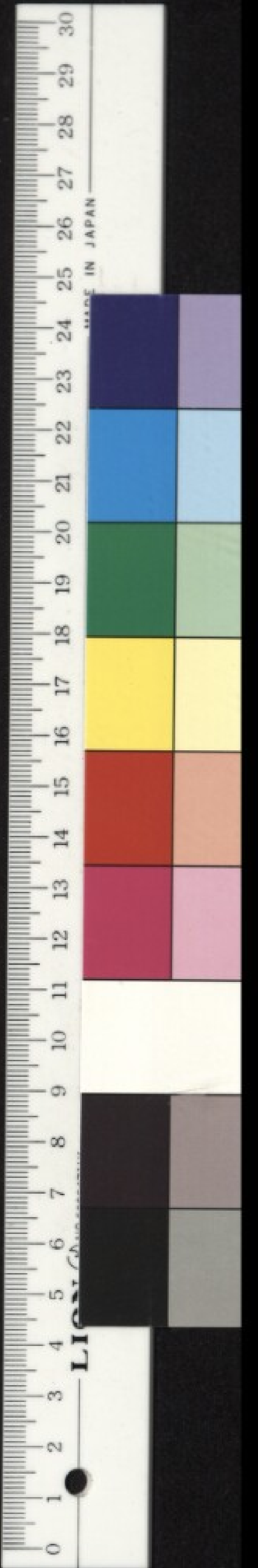
بقیہ علامات جعلی اناجیل و دیگر مکاشفات اور اظہار احکام الٰہی اور بتلانے صراط مستقیم

یہہ جعلی ٹھہرے صاحب فہم و فراست اس حجت باطلہ اور دعوی بے دلیل کو کیونکر تسلیم کرینگے اور علاوہ یہہ کہ قرآن میں ایسی انجیل کا جو مسیح پر نازل ہوئی تھی ذکر ہو نہ انجیل برنباس کا اور بڑے تعجب کی بات ہو کہ خداوند قادر مطلق نے اپنی کلام کو کہ جس میں سراسر ہدایت ہو پہلے سے یعنے شروع سے گم کر دیا اور جعلی کو رائج کیا۔ پس وہ انجیل برنباس جو محمدیوں کے دعوے کی پختہ دلیل ہو اُسوقت وہ کہاں ہو اور اُسکا کیا حال ہو اُسکا حال دریافت کرنا لازم ہو اگرچہ اور رسالے جعلی کہ جنکا ذکر پہلے ہی ہم کر چکے ہیں کئی اُن میں سے چھپکر ہمارے پاس موجود ہیں اور یہہ انجیل برنباس آج تک نہیں چھپی مگر سیل صاحب نے ترجمہ میں دیباچہ قرآن کے ذکر کیا ہو ہم بھی اُسکی نقل حرفاً حرفاً کرنے میں نقل وہ فرماتے ہیں کہ برنباس کی انجیل کا نسخہ کہ جسکو

نے ملاحظہ کیا ہسپانی زبان میں لکھی ہوئی تھی اور اُسکا دستخط بہت صاف مگر تخیر کی عبارت کا کچھ کچھ نقصان ہوا تھا وہ دو سو بائیس باب پر شامل ہی اور صفحہ ۲۴۴ پر اُسکے دیباچہ میں یہہ بات درج ہی کہ یہہ جلد اطالیانی زبان سے مصطفےٰ دی آرندہ (Mustafa di Aranda) نام ایک مسلمان مقیم علاقہ ارگونیا کے ہاتھ سے ترجمہ کیا گیا ہی- دیباچہ میں نیز یہہ بیان ہی کہ جس شخص نے اُسکا اصلی نسخہ پایا تھا ایک عیسائی زاہد فرامرینو (Fra Marino) نام تھا کہ وہ ایرینس کی ایک کتاب کو مطالعہ کر رہا تھا کہ جس میں ایرینس (Irenaeus) پولس مقدس پر اعتراض تھا اور اعتراض کی تائید کو انجیل برنباس کا حوالہ دیا تب مجھے انجیل برنباس کے دیکھنے کا بڑا شوق ہوا بفضل خدا پاپای روم سکسٹس ششم (Pope Sixtus VI) کے ساتھ میری بڑی محبت تھی- اتفاق سے ایسا ہوا کہ ایک روز میں ساتھ پاپا کے اُن کے کتب خانہ میں گیا اس اثنا میں پاپا صاحب کو جلدی نیند آئی اور وہ سو گئے میں کتابوں کیطرف نظر اُٹھانے لگا اور بخط اول شکر والحمد للہ انجیل برنباس دستیاب ہوئی اُس بخت آوری پر بیخود ہو کر کتاب مذکورہ کو اپنی آستین میں چھپا دریغ نہ جانا اور جب پاپا صاحب جاگ اُٹھے میں اُن سے رخصت ہو کر چلا آیا اس گنج آسمانی سمیت اور اُسکے پڑھنے سے میں نے دین اسلام کو اختیار کر لیا- سیل صاحب آگے بیان کرتے ہیں کہ اس انجیل میں عیسیٰ مسیح کا سارا سرگذشت درج ہی اُسکے تولد سے لیکر اُسکے صعود تک اور حقیقی و اصلی اناجیل اربعہ کے اکثر مضامین اس میں شامل ہیں پر بعضے ان میں سے محمدی عقاید کی تائید کے لئے حیلتاً منحرف کئے گئے ہیں اور اس کے کل مطلب سے اور اس امر سے بھی وہ جعلی ثابت ہوتا ہی کہ اس میں کئی ایک الحاقی عبارتیں اور قصے کہانی ہیں کہ جس میں محمد کا ذکر اور نام آتا ہی اور یہہ کہ وہ رسول خدا اور وہ نبی ہی کہ عیسیٰ کے مذہب کی تکمیل کرنے کو تھا ظاہر کہ مجھے ایک بات سے یقین پیدا ہو گا کہ یہہ مرد عیسائی کی ملحق کی ہوئی ہی جو تولد کا محمدی نہ تھا بلکہ دین اسلام میں تعلیم تھوڑی پائی ہوئی تھی یعنے یہہ کہ کئی ایک مقام پر وہ محمد کو مسیح کا نام دیتا ہی حالانکہ لقب مسیح کا قرآن میں صرف عیسیٰ پر اطلاق کیا جاتا ہی اور محمدی بھی ہمیشہ عیسیٰ ہی کو مسیح کہتے ہیں اور یہہ خطاب اپنے نبی پر نہیں بولتے ہیں یا شاید یہہ ہسپانی یا اطالیانی مترجم کی غلطی ہوگی نہ مولف کی- پھر سیل صاحب اپنے ترجمہ قرآن کے دیباچہ کے صفحہ ۷۰ پر یوں لکھتے ہیں کہ محمدیوں کے پاس ایک عربی انجیل ہی کہ جسے برنباس کیطرف نسبت دیتے ہیں- اور اُسمیں عیسیٰ مسیح کی سرگذشت حقیقی انجیل کی نسبت اور طرز پر بیان آتا ہی اور اُن روایتوں کے موافق ہی جو کہ محمد نے اپنے قرآن میں درج کی ہیں- اس انجیل کا ایک ہسپانی ترجمہ ایک جنبنی قوم کے پاس موجود ہی اور ایک ترجمہ اطالیانی زبان کا یوجین (Eugene) شاہزادہ سوائی کے کتب خانہ میں بھی موجود ہی اور گمان غالب ہی کہ یہہ ترجمہ مرتدوں کے لئے بنا ہی- معلوم ہوا کہ یہہ کتاب حقیقت میں محمدیوں کی جعل سازی نہیں ہی اگرچہ انہوں نے اپنے مطلب کی تائید کے لئے اُسے تحریف اور الحاق کیا ہی- اور خصوصاً ایک تحریف کا ذکر یہہ ہی کہ جہاں فارقلیط (Paraklete) کا لفظ آتا ہی کہ اُسکے معنے تسلی دہندہ انہوں نے اس جعل میں فرقلوت (Periclyte) کا لفظ ڈال دیا ہی کہ جسکا ترجمہ ہی معروف و مشہور و محمود- اور وہ کہتے ہیں کہ ان کے نبی کے باب میں اسی خطاب یعنے فرقلوت کے ساتھ پیشگوئی کی گئی کہ عربی میں بھی محمد کے معنے یہی ہیں اور وہ یہہ دعوی قرآن کی اس آیت کی تائید میں کرتے ہیں کہ جس میں یہہ لکھا ہی کہ عیسیٰ مسیح نے محمد کے آنے کی پیشگوئی احمد کر کر کی تھی کیونکہ احمد اور محمد کا ایک ہی مصدر ہی+

چند ذکرات درباره انجیل برنباس

اب چند ذکر درباب اس انجیل کے کئے جاتے ہیں (۱) ناظرین لحاظ فرماویں کہ یہہ بیان جو سیل صاحب نے انجیل برنباس کا دیباچہ ترجمہ قرآن میں کیا ہی اور ہمنے اُسکو جز نگاہ تحریر کیا ہی کہ ایک محمدی فرمایش ہی کہ اُسکا نام فرامرینو تھا اور وہ خود بیان کرتا ہی کہ میں نے انجیل برنباس پاپا کے روم کے کتب خانہ سے چرا لیا- اور اُسمیں محمد کے باب میں پیش گوئی پا کر خود بخود دین محمدی کو اختیار کر لیا- اول جبکہ وہ اپنے آبائے مذہب کا تارک تھا اور اس حال میں کوئی نیکوئی عذر پیش کرنا واجب تھا پس کیا تعجب کہ وہ اشتہار کر دے کہ میں نے محمد کی رسالت کے ثبوت انجیل برنباس میں پائے ہیں- اور دوم یہہ بھی خیال کرنا چاہئے کہ اس مقدمہ میں ایسے گواہ کی گواہی پیش نہیں ہو سکتی ہی جو اپنے مذہب اور دین کا طرفدار ہو- مثلاً اگر عیسائی دین اسلام یا قرآن پر دعوی عیسوی تصنیفات سے ثابت کرے تو کیا محمدی منظور کرینگے اسیطرح یہہ بات جو کہ فرامرینو کہتا ہی ہمارے نزدیک بالکل قابل یقین نہیں ہی (۲) فرامرینو صاحب کہتے ہیں کہ ایرنس پولوس مقدس پر اعتراض کرتا ہی اور انجیل برنباس کا حوالہ دیتا ہی- ہم کہتے ہیں کہ ایرنس جو کہ ایک مصنف دوسری صدی کا تھا جا بجا اپنی تصنیفوں میں پولس مقدس کی تعریف کرتا ہی اور اُسپر اعتراض کہیں نہیں لاتا اور نہ انجیل برنباس کا کوئی حوالہ دیتا ہی جس شخص کا ارادہ ہو مطالعہ کر کے معلوم کرے پس یہہ صریح جھوٹھ فرامرینو کا ثابت ہوا (۳) سیل صاحب فرماتے ہیں کہ انجیل برنباس میں محمد کو مسیح کہتے ہیں پس اس سے صاف صاف اُسکا جھوٹھ ہونا ثابت ہوتا ہی کیونکہ یہہ برخلاف قرآن کے اور عام عقیدہ محمدیوں اور عیسائیوں کے ہی عیسیٰ کے سوا کسیکا لقب مسیح نہیں ہی نہ قرآن میں نہ انجیل میں (۴) یہہ خیال بعید از عقل ہی کہ قبل آنے محمد کے عیسائیوں نے اُسکی پیشگوئیاں انجیل سے نکال دی ہوں اُنکے آنے سے پہلے تو ایسی شرارت کرنیکی اُن کو کوئی غرض نہ تھی ہاں اگر پیچھے ہوتے تو مضایقہ نہ تھا برعکس اسکے محمد کا نام انجیل میں الحاق کر دینا تو محمدیوں کی غرض تھی خاص کر ایسے محمدی کے جو کہ دین عیسوی کا تارک ہو ایسی پیشگوئی سے وہ اپنے آپ کو معذور ٹھہراتا- تو کچھ تعجب نہیں کہ فرامرینو نے



پاس محمدی کے کہ جس نے انجیل برنباس کو زبان ہسپانی میں ترجمہ کیا تھا محمد کا نام اُس میں ڈال دیا ہو (۳) تو بھی خیال فرمایئے کہ انجیل مروجہ میں نہ تو اس قسم کا الحاق ہو سکتا ہے نہ تو اس میں سے کوئی پیشگوئی محذوف ہو سکتی تھی کیونکہ صدہا ملکوں میں اور کئی زبانوں میں رائج تھی اسواسطے مترجم مذکور نے ایک جعلی کتاب انجیل برنباس کی لیکر اپنے مطلب کے موافق بدل دیا اور اس جعل سازی میں کوئی مشکل نہ تھا۔ کیونکہ یہہ کتاب کم مشہور اور معروف اور نہ کوئی اُسکو پڑھتا تھا کہ اس جعل کو ظاہر کرے (۴) انجیل برنباس مذکورہ ہسپانی زبان کی تھی اور اس ملک میں محمدیوں کی سلطنت تھی پس گمان غالب ہے کہ مترجم نے خود محمد کا نام اُس میں درج کر دیا ہو (۵) انجیل برنباس کا چھٹویں صدی کے آخر تک کسی کتاب میں نام و نشان نہیں ملتا پھر کیونکر کہا جائے کہ اصلی انجیل اور معتبر تصور کیجاے حالانکہ انجیل مروجہ شروع سے عام استعمال میں آتی رہی (۶) غور کیجئے اگر بالفرض تسلیم کر لیں کہ انجیل برنباس اصلی انجیل ہے اور حقیقت میں برنباس ہی کی تصنیف تصور کیجاوے تو بھی کیا ثابت ہوگا کہ قرآن میں کہاں بیان آیا ہے کہ خدا نے برنباس پر انجیل نازل کی ہے محمدی تو کسی انجیل کے قابل نہ ہونگے مگر اُسکے جو قرآن میں لکھا ہے کہ عیسیٰ پر نازل ہوئی تھی پس لازم ہے کہ اس انجیل کے رو سے اپنے دعوے کو ثابت کریں نہ کہ برنباس کا نام اتنے زور شور سے لیتے رہیں۔ اب ہم ایک سوال درپیش کرتے ہیں کہ یہہ جو انجیل برنباس کہلاتی ہے کس صورت سے ثابت ہو سکتا ہے کہ یہہ قابل اعتبار ہے اور کس قاعدہ کے بموجب اسکے اصلیت ثابت ہوگی ہم تو کئی ایک وجوہات بیان کر چکے ہیں کہ یہہ محض جعل اور بے اعتبار ہے اور اگر ہماری دلیلوں میں کوئی نقص ہے تو محمدیوں کے پاس عرض کرتے ہیں کہ اس نقص کو بخوبی ظاہر کریں اور جعل مذکورہ جو ہماری رائے میں بالکل قابل تسلیم نہیں ہے اُسکو دلائل پختہ سے ثابت کر دیں کوئی مولوی ذی علم اور صاحب فراست صرف توجہ فرماویں اور ہم اس اعتراض کے جواب طلب ہیں ع

منقولات

بقیہ سیر مُقدس

یعنے سفر نامہ مُلک کنعان

پاس مقدس احاطہ میں یہودیوں کو جانے کی اجازت نہیں اسواسطے وہ ایک حصہ دیوار کے ساتھ باہر وار جو حضرت سلیمان کیوقت سے بڑے بڑے پتھروں سے بنی ہے اپنی دعائیں اور نماز کرتے ہیں۔ اگر یہہ ملک سرکار انگریزی کے قبضہ میں ہوتا تو ضرور نہ فقط اُن کو اندر جانے کی اجازت ہوتی بلکہ تمام مقدس احاطہ اُن کے حوالہ کر دیا جاتا کیونکہ حقیقت میں وہ مکان یہودیوں کا ہے میں اس دیوار کو دیکھنے سنیچر کے روز جو یہودیوں کا سبت تھا گیا بہت لوگ جوان بوڑھے بچے عورتیں اور لڑکیاں ہاتھوں میں کتابیں لئے جا رہے تھے کیونکہ وہ لوگ وہاں جماعت بن کے ایک ساتھ نہیں پڑھتے بلکہ آگے پیچھے جسوقت کسی کی نماز دعائیں تمام ہو چکیں وہ گھر کو چلا آتا ہے لیکن اُن کی حالت بڑی افسوسناک دکھلائی دیتی ہے یہاں تک کہ دیکھنے والا اپنے کو بمشکل رونے سے روک سکتا ہے میرے خیال اُسوقت اُن کی بابت بہت تھے جن میں سے ایک یہہ تھا کہ اپنے نجات دہندہ کو قتل کر کے دیوار سے مدد مانگتے ہیں متی ۲۷-باب ۲۴ و ۲۵ جس وقت پلاطوس نے خداوند مسیح کو چھوڑ دینا انصاف جانا کیونکہ اُس میں کچھ قصور نہ پایا تو یہودی چلائے کہ اُسکو صلیب دے تب پلاطوس نے پانی لیکے اپنے ہاتھ دھوئے اور کہا کہ میں اس راستباز کے خون سے پاک ہوں۔ تب یہودیوں نے کہا کہ اسکا خون ہم پر اور ہماری اولاد پر ہو۔ پس تب سے یہہ لوگ خونی کی مانند خوار و ذلیل ہو رہے ہیں۔ اصل مالک ہو کے بیگانوں کی مانند اپنی زندگی گذارتے ہیں۔ اس شہر میں ایک اور مکان مُقدس ہے جسکے دیکھنے کا خیال اور شوق دل میں بہت ہو سکتا ہے۔ اور وہ کوہ کلوری اور خداوند مسیح کی قبر ہے لیکن کہ ان پاک مکانوں سے میرے دل کی بہت تسلی نہ ہوئی کیونکہ یہہ ایک کشادہ مکان شہر کے اندر ہے جس کا ایک بڑا دروازہ باہر ہے اور اندر جا کے بیچ میں قبر اور اُسکے گرد تین چار گرجے بنے ہیں ایک گرجا اُنچی جگہہ پر پاس ہی ہے اُسی کو کوہ کلوری بتلاتے ہیں۔ اور اُسے خداوند کے مصلوب ہونے کے وقت سے علاقہ رکھتی ہے اور سب جگہہ ایک ہی کشادہ حویلی میں مشہور کر رکھی ہیں وہاں کے پادری صاحب نے ایک دوسری جگہہ کی بابت فرمایا کہ جو ایک چھوٹی سی پہاڑی یرمیاہ نبی کی قبر کے پاس ہے یقین ہے کہ خداوند مسیح وہاں مصلوب ہوا ہو۔ میرا دل اس بات کو قبول کرتا ہے کیونکہ یہہ ایسا موقع معلوم ہوتا ہے جہاں مجرموں کو مصلوب کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ پہلی جگہہ ٹھیک ہو سکتی ہے کہ یہہ اول وقتوں میں شہر کے باہر ہوتی ہوگی اور اب شہر بڑھ گیا تو اندر آگئی پر اصل میں ایسا نہیں کیونکہ دو طرف شہر کے وادیاں ہیں جو دونوں آپس میں مل گئی ہیں۔ اور شہر کی تین طرف کو گھیر لیا ہے۔ ایک طرف وادی ہنوم دوسری طرف وادی یہوشفط پس اس سبب شہر بالکل بڑھ نہیں سکتا۔ اگر بڑھے تو اسطرف کو بڑھیگا جدہر خداوند کی قبر بنائی ہے اور کلوری پہاڑ مانا ہے۔ سو اگرچہ شہر چھوٹا ہے تب بھی قبر اندر ہے جب بڑھ جاوے تو اور بھی شہر کے اندر آجاویگی۔ مکان خوبصورت پتھر سے بنا ہے۔ قبر کے اندر جانیکو تنگ راستہ ہے۔ موم کی بتیاں برابر جلا کرتی ہیں۔ اور عیسائی اس جگہہ کا بہت ادب کرتے ہیں اسکے باہر کے دروازہ کے آگے ایک چھوٹا چوک ہے جس میں عیسائی دکاندار بساتیوں کیطرح لکڑی سیپ پتھر وغیرہ کی چیزیں بیت اللحم کی بنی ہوئی بیچتے ہیں۔ بعض دکاندار عورتیں بھی ہیں۔ اور قریب قریب موم کی بتیو نکی

دکانیں ہیں اگرچہ بازار بہت خوبصورت اور کشادہ تو نہیں پر دکانداروں کا طور طریق خرید و فروخت کا اچھا ہے۔ زیادہ دکاندار عیسائی ہیں تھوڑے محمدی اور تھوڑے یہودی کھانے کی چیزیں کئی قسم کی ہیں جن میں سے بعض ہمارے ملک میں پیدا نہیں ہوتی ہیں ان میں سے ایک وہی کڑوی ترکاری ہے جسکا ذکر خروج کی کتاب میں ہوتا ہے ساگ کی صورت پالک کے موافق ہے۔ پکانے میں کرم کے ساگ کی مانند اور کریلے کی سی کڑواہٹ۔ اکثر نان بائی کی دکان میں دو کمرہ ہوتے ہیں پہلے میں کھانے کی چیزیں تیار رہتی ہیں دو ڈیڑھ گز بلندی پر دیوار میں ایک برتن پانی کا لگا رہتا ہے جسکے پیچ گھمانے سے پانی نکلتا اور بند ہوتا ہے پاس صابن کی ٹکی اور تولیہ رکھا رہتا ہے جسکو ہاتھ دھونا ہو دھوکے تولیہ سے صاف کر اندر کے کمرہ میں جا چوکی پر بیٹھے کئی ایک چھوٹی چھوٹی میز جنکے گرد بیسک چوکی جو تھوڑی جگہ روکتی ہیں دو دو چار چار رکھی رہتی ہیں کھانا کھانے والا جا بیٹھتا ہے۔ دکاندار پہلے ایک صاف کپڑا میز پر بچھا دیتا ہے پھر چھری چمچ کانٹا رکھ دیتا ہے اور جو چیزیں کھانے والا طلب کرتا ہے وہ دیجاتی ہیں + باقی آئندہ

نیوزلنڈ دکھن کے سمندر میں جو جنوبی بحر الکاہل نام سے مشہور ہے آسٹریلیہ اور دکھن امریکہ کے درمیان واقع ہے۔ اس میں دو بڑے جزائر ہیں ایک جسے جزیرہ شمالی اور دوسرا جسے جزیرہ جنوبی یا کبھی درمیانی کہتے ہیں اس لحاظ سے کہ ان کے سوا ایک اور چھوٹا جزیرہ ہے جو اس سے دکھن طرف موجود ہے۔ جزیرہ شمالی ۴۳۶ میل لمبا ہے اور اسکی اوسطی عرض ساٹھ میل ہے۔ جزیرہ جنوبی تین سو ساٹھ میل لمبا ہے اور اسکی اوسطی عرض ایک سو میل ہوگی سطح اندازاً معلوم ہوتا ہے کہ چھیاسی ہزار مربع میل زمین کا ہے جزیرہ شمالی میں ایک لاکھ سے کم اور جنوبی میں فقط تین چار ہزار دیسی باشندے ہیں +

دو سو یا ۴۰ برس ہوئے کہ ہولنڈ کے ایک اہل جہاز طاسمان نامے نے ان جزیروں کو پایا اور پچاس برس ہوئے جب سے انگلستان کے اہل جہاز کپتان کوک صاحب نامے نے انکا احوال کچھ زیادہ دریافت کیا لیکن فقط اکتالیس برس سے پادری لوگوں نے ان کے درمیان انجیل کی منادی شروع کی۔ اسکے اصلی باشندے سب وحشی ہیں وے اکثر کشتکاری نہیں کرتے اور غیر خوار جانوروں میں سے ان کے پاس فقط دو جانور ہیں یعنے کتا اور چوہا اور اکثر اوقات انہیں کا گوشت کھاتے تھے۔ مچھلی پکڑنا جانتے تھے اور اسکا گوشت بہت پسند کرتے تھے لیکن ان کے نزدیک سب سے لذیز انسان کا گوشت تھا۔ ان کا دستور یہہ تھا کہ جتنے لوگ لڑائی میں مارے جاتے ہمیشہ ان کو کھاجاتے تھے بلکہ اکثر لڑائیوں سے یہی مقصود تھا کہ اب گوشت حاصل ہو۔ جب کہ لڑائی نہ ہوتی تھی تو غلاموں اور لونڈیوں کو ذبح کرتے اور نوزید بچوں کو بھی تناول کرتے تھے۔ مرد ان کے بہت تند مزاج اور دغاباز تھے یہاں تک کہ جب موقع پاتے اہل جہاز کو اپنے اختیار میں کرتے اور انہیں مار ڈالتے تھے ایسی بے رحمی کے کاموں کے کرنے کے باعث اور لوگوں میں ایک مثل ہو گئی کہ کوئی نیوزلنڈ کے باشندوں پر اعتقاد نہیں رکھتا۔ بس جب کہ انکی طبیعت کی یہہ ہولناک وضع ٹھہری تو کچھ تعجب نہیں ہو کہ اور سب برائیاں ان کے درمیان جاری ہوں۔ زنا تو گویا ان کے نزدیک گناہ نہ تھا بہت جورواں بھی رکھتے تھے مرد آرام کرتے اور سب سخت محنتیں اپنی جوروؤں سے کرواتے تھے اس سخت حالی کے باعث جوروؤں سے بہت کم اطفال ہوتے تھے بلکہ اکثر ان کا گمان ہے کہ مرنے والوں کا شمار نو پیدوں کے شمار سے زیادہ تھا +

ان وحشیوں کی ایسی بری حالت تھی تو بھی اکتالیس برس کے عرصہ میں انجیل کے منادی کرنے والوں نے سبھوں کو یہاں تک تعلیم دی کہ انہوں نے اپنے بد دستوروں کو ترک کیا۔ انسان کے گوشت کھانے کا دستور بند ہو گیا گرجا گھر اپنے لئے تعمیر کروایا پڑھنا سیکھا اور عبادت میں شامل حال ہوتے ہیں بلکہ بہت سے علم اور ہنر بھی سیکھتے ہیں جہاز خریدتے اور انکے چلانے کا کام سیکھتے سوداگری کے دادو ستد کرتے ہیں اور پونجی رکھتے ہیں انہوں نے سڑکوں کے فوائد سیکھے اور اب اپنے جزیروں میں بناتے جاتے ہیں کشتکاری اب بہت کرتے ہیں گلے بیل بکرا گھوڑوں کے گلوں کو رکھتے ہیں بلکہ رفتہ رفتہ سوا تہذیب عالم قوموں کے سب دستور سیکھنے لگے اکثر باشندے عیسائی ہو گئے اور جو بیدینی میں رہے بہت تھوڑے ہیں +

جو پادری لوگ ان کے درمیان رہتے ہیں یا تو چرچ مشنری سوسیٹی کی طرف سے بھیجے گئے یا ویسلین مشنوں کی طرف سے چرچ مشنوں کے علاقہ میں جارج سیلون نامے اسقف صاحب تھے جنکی طبیعت اور کوششیں انجیل کے پھیلانے میں تعریف سے باہر ہوئیں۔ صاحب موصوف نے انگلستان کے صدر مدرسہ میں بڑا درجہ پایا تو بھی اسقدر محنت کرتا تھا جیسے کہ کوئی بے علم مزدور کرے پیادہ پا چلنے یا کر اڑے پر چڑھنے میں یا دریا کے پیرنے میں کوئی اس سے سبقت نہیں لیجا سکتا تھا صاحب موصوف کا ایک چھوٹا سا جہاز تھا جو پانچ آدمیوں سے چلایا جاتا تھا اسی پر سوار ہو کر نیوزلنڈ جزائر کے ہر ایک کول اور بندر اور ندی میں سیر کی تھی اور ارکاٹی کو بلانا کچھ ضرور نہیں تھا انھی بار سیر کی کہ خشکی و تری کا احوال وہ خود آپ جانتا تھا۔ اسکے سوا اور جزیرے جو جنوبی بحر الکاہل میں کثرت سے ہیں ان کو بھی دیکھنے گیا اور ان کے باشندوں میں سے لڑکے لڑکیاں جو تعلیم پذیر تھے اپنے ساتھ نیوزلنڈ میں لے آیا تھا۔ وہاں صاحب موصوف نے ایک بڑا مدرسہ مقرر کیا جہاں علم اور ہنر دونوں میں انکی تربیت اب تک ہوتی ہے۔ اسقف صاحب ۱۸۶۷ء میں نیوزلنڈ کے ٹاپوؤں میں جا پہنچے اور موصوف

اخبارات ملکی و ولایتی

کابل - امیر کابل نے اپنے بھائی سردار ولی محمد خان سابق حاکم خورم سے جسکو اُنہوں نے کابل میں بلایا تھا بہت ناراض ہوتے جاتے ہیں وجہ یہہ ہی کہ اُنہوں نے دو لاکھ روپیہ کے قریب محاصل گم کر لیا ہی - اور امیر نے کہا ہی کہ اسکا حساب ہو اگر وہ اُسوقت امیر کابل اِس شش و پنج میں پڑے ہوئے ہیں کہ اُن سے کیا سلوک کیا جاوے وہ یہہ جانتے ہیں کہ یہہ شخص بلا بغض رکھنے والا ہی اور اُسکو اپنے مقام پر رکھنا بہت ہی خرابی کا باعث ہوگا - اور انکا نتیجہ میرے حق میں اچھا نہ ہوگا امیر نے نہایت معاملہ فہمی سے یہہ تجویز کی ہی کہ اُسکو صوبہ قندہار کا حاکم بناکر تبدیل کیا جائے +

سردار قادر خان نے خورم کی حاکمی اس بنا پر نامنظور کی ہی کہ وہ خورم کی سرکش قوم تور کا انتظام کرنیکے لایق نہیں امیر نے اپنے برادر زادہ شہباز خان کو سردار ولی محمد خان کے بجائے مقرر کر دیا ہی +

ایک روسی سفیر حاکم ترکستان کیطرف سے کابل میں آیا ہی لیکن اُسکی سفارت کا سبب ابھی تک معلوم نہیں ہوا +

مصطفے حبیب اللہ خان حاکم ہرات اور نایب عالم خان حاکم بلخ اِس جرم کے ملزم ٹھہرائے گئے ہیں کہ وہ ریاست کا بہت سا روپیہ خورد برد کر گئے - امیر نے اپنے وزیر اعظم سے رائے طلب کی ہی کہ کس تجویز سے یہہ روپیہ وصول ہو سکتا ہی - وزیر اعظم نے پیشنہاد دیا ہی کہ ان کو باہم تبدیل کیا جائے اور تغلب کی بابت خفیہ تحقیقات ہوتی رہے اور ایسے کام کئے جائیں جس سے اُن دونوں میں نفاق پیدا ہو اور پھر انتقام لینے کے واسطے ہر ایک ان میں سے دوسرے کے حال کی اطلاع دیگا +

خان خانان خان صاحب وایسرائے ہند جو گذرے دنوں وایسرائے کی ایک چٹھی لیکر امیر کے پاس آیا تھا واپس ہو گیا ہی - سنا گیا ہی کہ اُس چٹھی میں وایسرائے صاحب نے درخواست کی تھی کہ افغانستان میں انگریزی مشن قایم کرنیکی اجازت ملجائے اور ایک ڈاکٹر امیر کے علاج کیواسطے کابل میں رہا کرے - امیر نے اپنے نہایت معتبر مشیر اخوند ملا مشک عالم ساکن غزنی سے مشورہ کرنے کے بعد ملکی مصلحتوں کے لحاظ پر اس درخواست کو نامنظور کیا ہی +

فرانس - اخبار لنڈن ٹیمس کا مراسلہ نویس تحریر کرتا ہی کہ الحال فرانس میں خفیہ جنگ کی تیاریاں ہو رہی ہیں غالب ہی کہ فرانس عنقریب پروشیہ پر فوج کشی کریگا - اس افواہ کے سننے سے پروشیہ والے ہراسیمہ ہیں انکو بھی یقین ہی کہ جب تک فرانس کو ہمارے پر ایک وقت فتح نہ ہو وہ ہرگز آرام نہ پاویگا +

آفریدیوں کے گروہ میں جنگی ناچ نہیں ہوتا مگر خٹک اور دو ایک اور قومیں لڑائی سے پیشتر اور اسکے بعد اپنی تلوار زنی کیسل دکھلایا کرتے ہیں - یہہ ناچ ہمیشہ رات کو ہوا کرتا ہی اور اُس وقت نہایت ہی عمدہ معلوم ہوتا ہی جب بالکل اندھیرا ہو اور چاند کی روشنی بھی نہ ہو کسی ہموار جگہہ پر لکڑی کی آگ جلا لیتے ہیں اور اُن کے گرد دیکھنے والے کھڑے ہو جاتے ہیں رقاص تلواریں اور ڈھالیں لگا کر اپنی قومی پوشاک پہن لیتے ہیں اور تماشبین اُن کے گرد حلقہ کر لیتے ہیں ناچ پہلے پہل بہت آہستہ شروع ہوتا ہی اور رقاص اسی طرح سے اپنی تلواروں اور ڈھالوں سے کام لینا شروع کرتے ہیں کہ گویا لڑائی ہو رہی ہی جب گرم ہو جاتے ہیں تو اُسوقت بہت تیزی سے یہہ کام شروع ہوتا ہی اور اُنکے گیتوں کی متفق آواز بادی النظر میں جسکا مقطع کوئی ہوا کرتا ہی خوش معلوم ہوتی ہی +

تیاری جنگ جبرالٹر واقع ملک ہسپانیہ مقبوضہ سرکار انگریزی میں حکم ہوا ہی کہ عہدہ داران رخصتی فوراً اپنے کام پر حاضر آجاویں اور لڑائی کے واسطے تیاری بہت مستعدی سے ہو رہی ہی +

ہیضہ جبلپور کی تار برقی سے معلوم ہوا کہ احاطہ مشن صدر بازار و شہر میں ہیضہ بڑے زور شور سے پھیل رہا ہی اور حکام اُس کے دفعیہ کی تدبیریں کر رہے ہیں +

انبالہ ابتک کوئی دن نہیں گذرتا کہ بارش یا ترشح نہ ہو - جاروں تالاب کا پانی متعفن ہو گیا ہی پہلے جو حکم اُنہیں گڑھے صاف کرنکی اور مویشی کے اندر جانے کی ممانعت تھی اُسکی تعمیل بخوبی نہیں ہوتی ہوئی سپل کمیٹی کی توجہ درکار ہی - تحصیل گھڑ میں ایک شخص کو کچھ روپیہ دستیاب ہوئے جنپر محمود غزنوی کا سکہ ہی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے اُس میں سے دو چار روپیہ لیکر عجائب خانہ میں بھیجدئے ہیں +

دہلی ایک شکر فروش کے بارہ برس کے لڑکے کا کسی بدمعاش نے گہنا اُتار لیا اور ایک صراف کے ہاتھ بیچ ڈالا جب گہنے کے روپے لے لئے تو اُس لڑکے کو ساتھ لیکر شہر کے باہر باغ محلدار خان میں چلا - راستہ میں ایک چاقو خریدا کچھ آم مول لئے - جب باغ میں پہنچا تو نہیں معلوم کس وجہ سے اُس لڑکے کے پیٹ میں چھری مار کے چلتا ہوا - وہ لڑکا بیچارہ مجروح ہسپتال میں زیر معالجہ ہی - سنا ہی صراف تو لڑکے کے بیان سے پکڑا گیا - مگر اصلی مجرم کا ہنوز کچھ پتہ نہیں +

مہاراجہ کہتے ہیں کہ مہارانہ اودیپور کی مہاراجہ کشنگڈہ کی بیٹی کے ساتھ شادی ہوگی +

مسجد لاہور کی بادشاہی مسجد کی مرمت کیواسطے قریب چالیس ہزار روپیہ چندہ جمع ہو گیا ہی ڈپٹی کمشنر لاہور چاہتے ہیں کہ ان ۷۰۰۰۰ ہزار روپیوں میں سے جو سرکار نے محمد شفیع سے ضبط کرکے دہلی کے مولویوں کو خیرات کیواسطے سپرد کیا ۱۵۰۰۰ ہزار روپیہ اس کام کیواسطے دیا جاوے پر حضرات دہلی تو بہت مشکل سے ۱۲۰۰۰ روپیہ دینے پر راضی ہیں کل ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ مرمت مسجد کیواسطے کافی ہی +

سانپ بمقام منگلور مئی کے مہینے میں چار سو سترہ سانپ سیاہ مارے گئے +

نقصان تاربرقی سے خبر ہو کہ کثرت بارش سے پشاور ریل کو بہت نقصان ہوا +

ہیضہ کشمیر سے خبر ہو کہ شہر سری نگر میں ہیضہ پھر شروع ہوا ہو اور کوہ مری میں بھی چند اشخاص اس مرض سے مرگئے +

ڈاکہ پندرہ تاریخ جولائی کو افریدیوں نے شہر کوہاٹ کے کئی ایک بہشتی اور چار سپاہیوں پر جو پانی شہر کو لیجاتے تھے حملہ کیا اور ایک سپاہی کو قتل کر اور دوسرے کو زخمی کر کے اُنکی خچر و اسباب لیکر بھاگ گئے +

فساد ملجیم فی الحال ملجیم سے جو کو ایف آئیں اُن سے دریافت ہوا ہو کہ وہاں ایک تازہ غدر برپا ہوا ہو اور تمام ملک میں تہلکہ اور کھلبلی پڑگئی ہو +

شاہ فارس مدراس کا اظہار ہو کہ فارس سے در منولاہیہ خبر آئی ہو کہ جناب عالی شہنشاہ ایران پناہ نے پھر ایک اور مرتبہ مغربی ملکوں یعنے یورپ کی سیر فرمانیکا ارادہ مصمم رکھا ہو +

کاغذ سورت میں وہاں کے سکان نے دخانی کل کے ذریعہ کاغذ بنانا تجویز کیا ہو +

نیپال ہمالیہ کرانکل تحریر کرتا ہو کہ مہاراجہ نیپال کے وزیر اعظم سر جنگ بہادر جی سی ایس آئی کی کئی بی بیاں ہیں جن سے سوفرزند کے قریب متولد ہوئے ہیں لیکن ہفتہ گذشتہ اُنکی خاص الخاص بی بی کے بطن سے جو تولد ہوا تھا اور جس کی عمر دس سال سے زیادہ نہی قضا کی۔ اس فرزند برخوردار کی وفات سے سر جنگ بہادر اور مہاراجہ نیپالکو کمال درجہ کا غم ہوا +

نگرانی حصار میں جو سرکاری مویشی ہیں اُنکی نگرانی صیغہ کمسریٹ کے تعلق ہو گئی ہو +

ڈیرہ غازیخان ۱۰ جولائی کو نہایت زور کی بارش ہوئی طغیانی دریا کے باعث بند ٹوٹ جانے سے دیہات متصلہ سیل بستی سنوبلہ بری سمرتہ غرق آب ہو گئے حکام انتظام میں مصروف ہیں +

لکھنو مشن پریس میں ایک کتاب چھپی کہ جس میں تمام ہندوستان کے پادریوں کے یورپین و ہندوستانی کا حال و پتہ وغیرہ لکھا ہو اس کتاب میں مصنف ظاہر کرتا ہو کہ گذشتہ چند سال میں فی سال ساڑھے دس ہزار آدمی عیسائی کلیسیا میں شامل ہوتے ہیں +

شہر فلدلفیا واقعہ امریکہ میں ۱۸۷۶ء کے لئے ایک نمائش گاہ کھولی گیا کہ جس میں تمام دنیا کا عجائبات دکھایا جاتا ہو اور بیچا جاتا ہو تیس ہزار آدمی روز اُس میں جاتے ہیں +

جرمنی سات چینی افسر شہر برلن دار السلطنت جرمنی میں بھیجے گئے اس نیت سے اہل جرمن کے لشکر میں داخل ہو کر سپہ سالاری سیکھیں +

تحائف میں سرکلر گورنمنٹ ہند نے ہر ایک لوکل گورنمنٹ کی اطلاع کے لئے ایک سرکلر اس مضمون کا بھیجا ہو کہ ہندوستانی رئیسوں سے سوائے تحائف میوہ جات یا پھول یا اور ایسی چیزوں کے جو بیش قیمت نہوں اور تحفے نہ لئے جائیں اور جہاں تک ممکن ہو ممنوعات تحائف کے لینے سے پرہیز کیا جائے۔ اور جو تحائف وقت انعقاد۔ دربار گورنر جنرل۔ یا لفٹنٹ گورنر۔ یا چیف۔ یا ایجنٹ گورنر جنرل وغیرہ کے رئیسوں سے لئے جاتے ہیں جنکی عوض سرکاری خرچ سے تحائف رئیسوں کو دئے جاتے ہیں اور جن کے لینے سے انکار نہیں ہو سکتا وہ تحائف بعد لینے کے سرکار کے حوالہ ہوا کریں یہ حکم تمام ملازموں دیسی۔ یورپین متعہد اور غیر متعہد سب پر برابر موثر ہو گا +

بنگالہ کے تمام اضلاع میں پانی برسا الا جنہارن کے چھوٹا ناگپور اور مشرقی و وسطی اضلاع میں بھی بہت بارش نہوئی مگر بہار میں کم امید علی العموم اچھی تر +

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

مطبوعہ ۲۷ جولائی ۷۳ء

حافظ سمندر خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوشیارپور سے ضلع منٹگمری کو تبدیل ہوئے +

منشی سوہن لعل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گجرات نے ۱۳ جولائی کو اپنے کام پر واپس آنے کی اطلاع کی۔ اُنکی رخصت کا غیر منقضی حصہ منسوخ کیا گیا +

نواب غلام حسین صاحب سی۔ ایس۔ آئی ڈیرہ اسماعیل خان کی میونسپل کمیٹی کا ممبر مقرر ہوا +

اشخاص مندرجہ ذیل میونسپل کمیٹی وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ کے ممبر مقرر ہوئے +

محمد بخش بلوچ بجائے غلام قادر ذیلدار رحمانی گھنشم سنگھ بجائے فقیر چند گنگا سنگھ بجائے حکیم شاہ لگرہ +

لالہ ساگرمل صاحب اسسٹنٹ انجنیر ڈویژن ڈیرجات لاہور ڈویژن کو تبدیل ہوئے +

لالہ گنگارام صاحب اسسٹنٹ انجنیر لاہور ڈویژن سے ڈویژن کانگڑہ کو تبدیل ہوئے +

سرجنٹ ٹی فلیٹر پیٹرک صاحب آرائی سوپروائزر ڈیرجات ڈویژن سے ڈویژن گورداسپور کو تبدیل ہوئے +

سوہن لال سب اوورسیر درجہ اول متعینہ دہلی ڈویژن نہر مغربی جمن کو تاریخ استفادہ سے تین ماہ کی رعایتی رخصت عطا ہوئی +

جودھیا پرشاد سب اوورسیر درجہ دوم متعینہ سوم ڈویژن نہر ہند کو تاریخ استفادہ سے ۲۰ یوم کی رعایتی رخصت عطا ہوئی +

تیجا سنگھ آزمایشی نایب ضلعدار درجہ دوم مستقل کیا گیا اور دہلی ڈویژن نہر مغربی جمن پر مقرر کیا گیا جہاں وہ ۱۳ جون سنہ حال کو قبل از دوپہر حاضر ہوا +

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا